48969 ـ عید الفطر میں تکبیریں کب شروع کی جائیں کب ختم ؟

سوال

عید الفطر میں تکبیریں کب شروع کی جائیں اور ختم کب کی جائیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ماہ رمضان المبارک کے اختتام کے وقت اللہ کے بندوں کے لیے تکبیریں کہنا مشروع ہیں.

فرمان باری تعالی ہے:

اور تاکہ تم گنتی مکمل کرو، اور اللہ تعالی کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی بڑائی بیان کرو اور اس کا شکر کرو البقرۃ (185).

تکبرو اللہ: یعنی تم اپنے دلوں اور زبانوں کے ساتھ اللہ تعالی کی تعظیم کرو، اور یہ تکبیر کے الفاظ کے ساتھ ہو گی.

تو آپ تکبیریں اس طرح کہیں:

" اللہ اکبر اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ، واللہ اکبر، اللہ اکبر، و للہ الحمد.

یہ سب جائز ہے.

جمہور اہل علم کے ہاں یہ تکبیرات سنت ہیں، اور مرد اور عورتوں کے لیے گھروں، مساجد، اور بازاروں میں تکبیرات کہنا سنت ہے.

مرد تکبیرات بلند آواز سے تکبیریں کہیں گے، لیکن عورتیں آواز بلند نہیں کرینگی؛ کیونکہ عورت کو آواز پست رکھنے کا حکم دیا گیا ہے، اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ کا فرمان ہے:

" جب تمہیں نماز میں کچھ درپیش آ جائے تو مرد سبحان اللہ کہیں، اور عورتیں تالی بجائیں "

تو اس لیے عورتیں تکبیر پست آواز میں کہیں گی، اور مرد حضرات اونچی آواز میں.

تکبیروں کی ابتدا چاند رات کا سورج غروب ہوتے ہی شروع ہونگی جب علم ہو جائے کہ شوال کا چاند نظر آگیا ہے، یا پھر لوگوں نے تیس روزے مکمل کر لیے ہوں، یا شوال کا چاند نظر آجائے، اور جب نماز شروع ہو جائے تو تکبیروں کا وقت ختم ہو جاتا ہے.

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (16 / 269 ـ 272).

امام شافعی رحمہ اللہ تعالی " الام " میں کہتے ہیں:

" رمضان المبارک کے متعلق اللہ تعالی کا فرمان ہے:

تا کہ تم گنتی مکمل کرو، اور اللہ تعالی کی دی ہوئی ہدایت پر تم اس کی بڑائی بیان کرو.

قرآن کا علم رکھنے والوں میں سے جنہیں میں پسند کرتا ہو ان سے سنا ہے کہ: تا کہ تم رمضان المبارک کے روزے رکھنے کی گنتی مکمل کرو، اور اس کے مکمل ہونے پر اللہ تعالی کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی بڑائی بیان کرو، اور یہ رمضان المبارک کے آخری دن سورج غروب ہونے پر مکمل ہوتا ہے.

پھر امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

جب وہ شوال کا چاند دیکھ لیں تو سب لوگوں کے لیے مساجد اور بازاروں اور راستوں اور گھروں میں مسافروں اور مقیم حضرات کے لیے ہر حالت میں اور وہ جہاں بھی ہوں اکٹھے اور انفرادی طور پر تکبیریں کہنا واجب ہو جاتا ہے، اور تکبیریں بلند آواز میں کہی جائیں، یہ تکبیریں عیدگاہ جانے اور امام کے نماز پڑھانے تک کہی جائیں، اور اس کے بعد نہیں ...

پھر سعید بن مسیب اورعروہ بن زبیر اور ابو سلمہ اور ابو بکر بن عبد الرحمن وغیرہ سے روایت کیا ہے: وہ مسجد میں عید الفطر کی رات اونچی آواز سے تکبیریں کہا کرتے تھے.

عروہ بن زبیر اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے مروی ہے کہ وہ دونوں عیدگاہ جانے تک اونچی آواز سے تکبیریں کہا کرتے تھے.

نافع بن جبیر سے روایت ہے کہ وہ جب عید کے روز عیدگاہ جاتے تو بلند آواز سے تکبیریں کہتے.

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ: عید الفطر کے دن وہ سورج طلوع ہونے پر عیدگاہ جاتے اور عیدگاہ پہنچنے تک تکبیریں کہتے اور عیدگاہ میں بھی امام کے بیٹھنے تک تکبیریں کہتے رہتے تھے، جب امام بیٹھ جاتا تو تکبیریں ترک کر دیتے. اھـ باختصار.

والله اعلم .